درجواب اس سوال کے کہ تم حضرت اقدس مرزا صاحب کو کیون مانتے ہو

تحقیق حق

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اے اخوان مسلمین اجس دلیل وبرہان اثر سے سلسلہ عالیہ احمدیہ حقہ کو حق سمجھ کر قبول کیا ہے وہ دلیل و برہان قلمبند کرکے ہدیہ ناظرین کرتا ہون شاید کوئی اور سعید روح بہی شامل خاک رہ کے داخل سلسلہ احمدیہ حقہ ہوجائے اور ذریعہ اس عاجز کے نجات دارین کا ہو۔ اور وہ یہ ہے کہ اول نگاہ اور غور کرنا چاہیئے کہ یہ وقت کسی مصلح مجدد کامل کی بعثت کا مقتضی ہے یا نہین کیونکہ اس وقت مین کئی لاکہہ آدمی اسلام کو خیرباد کہہ کر مرتد اور خارج عن الاسلام ہوگئے اور جو باقی ہین وہ برائے نام مسلمان کہلاتے ہین اور وہ مثل صادق آرہی ہے کہ مسلمانان در گور و مسلمانی در کتاب اور جو باقی ادیان باطلہ ہین وہ اس قدر کثرت سے بظاہر عروج پر ہین کہ جس کی انتہا نہین خصوصاً دین عیسائیان تو اس قدر ترقی کر رہا ہے کہ کوئی قریہ اور کوئی شہر ایسا نہین۔ کہ جس مین کوئی نہ کوئی اثر اس کا پایا نہ جاتا ہو گویا یہ مثل مشہور صادق آرہی ہے کہ الناس علی دین ملوکہم۔ جب اس حالت کو وہ مسلمان جو کہ بہوکا اور پیاسا حق کا ہوگا غور سے دیکہیگا تو ضرور ضرور چیخ اوٹہیگا کہ اے خداوند قدیر توجلد اسلام کی مدد کر اور اپنے دین کی خبر لے پس جب اس حالت کو کسی مسلمان نے بنور کامل ملاحظہ کرلیا ہو تو اب خداوند قدیر کی مدد جو اس نے عین وقت بموجب اپنے وعدہ کے خبر لی ہے نگاہ کرنی چاہیئے کیونکہ اس نے اپنے پاک کلام مین وعدہ فرمایا ہے کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ یعنی مین اپنے دین کی حفاظت کرتا رہونگا۔ اور وقت ضرورت کے ہمیشہ امداد کرونگا اور اس کو بے مدد نہ چہوڑونگا اور یہی مضمون آیت استخلاف اور دیگر آیات قرآنی کا ہے جو بکثرت قرآن مجید مین پائی جاتی ہین۔ اور ان آیات کریمہ کی تفسیر حضرت رسول کریم نے اس طور سے فرمائی ہے کہ ان اللہ یبعث لہذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لہا دینہا۔ رواہ ابو داود۔ یعنی اللہ تعالی واسطے حفاظت دین اسلام کے ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کو مبعوث فرماتا رہے گا تاکہ وہ مجدد جو جو خرابیان دین اسلام مین عقاید فاسدہ و اعمال باطلہ کے لوگون نے اپنی طرف سے بڑہا دی ہون گے پہر از سر نو تازہ کردیگا لیکن یہ اصلاح عظیم بغیر تائید روح القدس کے ہو نہین سکتی۔ کہ اپنی قوت علمیہ وعملیہ سے اصلاح عالم کی کرے بلکہ بتائید قوت قدسیہ والہامیہ عالم کی اصلاح کرسکتا ہے۔ تب ہی تو فرمایا کہ ان اللہ یبعث یعنی اللہ تعالی اپنی طرف سے مامور کرکے واسطے اصلاح عالم کی مقرر کرکے مبعوث کریگا ان اپنی قوت علمیہ وعملیہ سے کچھ نہین کرسکتا جبتک کہ تائید روح القدس کی نہ ہو۔ اب دیکھنا چاہیئے۔ کہ بموجب وعدہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون وغیرہ آیات کے اور بموجب ارشاد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ تعالے نے اس صدی چہاردہم کے سر پر کس شخص کو مامور فرماکر واسطے اصلاح عالم کے بھیجا مبعوث نہین فرمایا۔ تو . . . . خلف وعدہ الہی مین اور وعدہ مخبر صادق لازم آتا ہے اور یہ محال ہے۔ کہ ان اللہ لا یخلف المیعاد اور حضرت رسول کریم مخبر صادق کا کلام بہی مہمل اور بے معنی ہوا جاتا ہے اور اگر مامور فرماکر بھیجا تو ہم جو نگاہ تمام عالم مین ڈالتے ہین۔ تو سوائے حضرت اقدس مرزا صاحب رئیس اعظم قادیان ضلع گورداسپور ملک پنجاب کے کہین نہین دیکھتے۔ کہ کوئی دعوی مجددیت و ماموریت منجانب اللہ ہونیکا براہین اور نشانات آسمانی کے ساتھ کر رہا ہو۔ اور صدی کی طرف جو نظر کرتے ہین تو صدی بہی شروع ہے بلکہ صدی ہجری کی شروع نہین تمام صدیان جو رائج الحال ہین سب کے سر پر آپ کی دعوت شروع ہوئی ہے یہ بڑی زبردست دلیل ہے آپکے مجدد صدی چہاردہم کے ہونیکی کہ جس کو کوئی مخالف اوٹہا نہین سکتا۔ پس فرمایا تہا مخبر صادق نے کہ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لہا دینہا۔ تو حضرت مرزا صاحب کے دعوے مجددیت کو قبول کرنا مخبر صادق کی حدیث صحیح کے بمقابلہ جملہ ادیان باطلہ کے تصدیق کرنی ہے اور آیات قرآنی کی بہی۔ اور انکار کرنا مخبر صادق اور آیات قرآنی کا عین تکذیب لازم آتی ہے۔ جب مخبر صادق اور آیات قرآنی کی تکذیب لازم آئی تو پہر ایمان کہان اور اسلام کہان۔ اب جب ہمنے حضرت اقدس مرزا صاحب کو مجدد صدی چہاردہم قبول کیا تو مبعوث من اللہ اور مامور من اللہ ہونا قبول کیا تو پس جب مامور من اللہ ہونا قبول کیا تو پہر مامور من اللہ کے الہام مین یا انکی تعلیم مین اپنی رائے ناقص سے کوئی اعتراض کرنا عین بیدینی اور الحاد ہے۔ کیونکہ اصول تو یہی تہا جب اصول کو قبول کرلیا تو پہر فروعات مین ہمارا دخل دینا بیجا ہے حضرات عیسائیان اور جملہ اہل ادیان باطلہ جب ہی تو گمراہ ہورہی ہین کہ فروعات مین اعتراضات کرتے ہین۔ اسی طرح پر حضرت اقدس مرزا صاحب کو وقت کی ضرورت کے لحاظ سے مجدد وقت اور مامور من اللہ ہونا قبول کرلیا تو فروعات مین اعتراضات کرہی نہین سکتے بلکہ ہر فرع کو ضرورت حقہ ہی تصور کیا جاویگا۔ اب دیکھنا چاہیئے۔ کہ حضرت اقدس مرزا صاحب نے دعوی مجددیت کے بعد اول کیا کام شروع کیا اول کام حضرت اقدس مرزا صاحب کا یہ شروع ہوا کہ توحید جو اصل الاصول اسلام ہے۔ اسمین غور کیا تو دیکھا کہ تمام عالم مین شرک و بدعات کا مرض مہلک تمام روئے زمین پر پہیلا ہوا ہے اور اس کی نحوست سے تمام عالم تاریک ہورہا ہے۔ عیسائی صاحبان نے تو حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا اور خدا کا بیٹا بنا رکہا ہے اور تمام عالم کو اسی کی دعوت دی جارہی ہے۔ کہ عیسی مسیح خدا کا اکلوتا بیٹا ہے اور وہی دنیا مین دوبارہ آکر تمام دنیا کو نجات دلانے کا اور دنیا کی اصلاح کریگا اور اسلام اور بانی اسلام پر ہزارہا بلکہ کروڑہا اعتراضات جمائے جاتے ہین اور ایک طوفان بے تمیزی برپا کر رکہا ہے۔ اور لکہہ کہا مخلوق خدا ہے کہ وہ اس عقیدہ خبیثہ کی تصدیق کررہی ہے اور باقی ادیان باطلہ اپنے اپنے عقائد کی ترقی مین کوشان ہین اور اسلام کو ایک مضحکہ اطفال بنا رکہا ہے۔ کوئی پرسان حال نہین کہ کیا تاریکی دنیا مین پہیل رہی ہے۔ علماء جو آفتاب اور ماہتاب دین کی تہے وہ اپنی ہی فکر معیشت مین مبتلا ہین فقراء جو بحر عرفان کے غواص تہے وہ اپنی ہی پیری مریدی کی رسومات شرکیہ مین غرقاب ہین۔ ان کا اصل مقصد اول یہ ہے۔ کہ کسی صورت سے مریدون سے نذر و نیاز حاصل کیجئے اور روپیہ وصول کیجئے سہدر اور کسبیان تک چور اور ڈاکو تک ان کے مرید ہین نہ نماز و روزہ کی تعلیم ہے نہ عقاید باطلہ کی تردید ہے صرف نذر و نیاز پر نظر ہے کہ اس مرید نے کیا نذرانہ دیا۔ علماء ہین۔ تو ان کا بہی یہی منشا ہے۔ کہ اپنے میز مین شاگردون سے کیا منافع ہوا۔ تعلیم دینیات سے کوئی غرض نہین۔ جب ایسی حالت اسلام کی حضرت اقدس مرزا صاحب نے ملاحظہ فرمائی۔ تو آپ کے ایک جوش منجانب اللہ تائید دین اسلام کا خدائے قدیر کی طرف سے پیدا ہوا۔ اول کام حضرت اقدس مرزا صاحب کا توحید کا از سر نو قائم کرنا اور شرک و بدعات کا قلع و قمع کرنا ہونا چاہیئے تہا۔ وہی ہوا اور وہ اس طور سے کیا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی وفات کا ثبوت بین قرآن اور حدیث صحیح سے اور دلائل عقلیہ سے کیا۔ کیونکہ . . . . حیات ان کے اصل الاصول شرک و بدعات کی ہورہی ہے اور دین عیسائی صرف اسی عقیدہ حیات سے تمام عالم مین ترقی کر رہا ہے اس کو ان نشانات اور دلائل بینہ سے ثابت کیا جس کا جواب کسی سے نہ ہوسکا۔ یہانتک کہ قبر کا نشان ثابت کردیا۔ کہ اب کوئی شخص ایک دلیل ضعیف سی بہی حیات کی نہین پیش کرسکتا۔ اللہ اکبر بڑا عقیدہ شرک کا حضرت اقدس نے دفع کیا ہے۔ کہ جس کے دفعیہ سے بنا توحید از سر نو

دنیا میں قائم کر دے جیسا کہ سنت اللہ تمام انبیاء کے زمانہ بعثت میں اسی ترتیب سے واقع ہوئی ہے۔ کہ اول نظر اور توجہ امور کی دفع شرک کی طرف ہوا کرتی ہے یہ کام تھا کہ مجدد صدی چہاردہم کی ذات بابرکات پر منحصر تھا پس اب جبکہ بناء توحید قائم ہو گئی۔ تو پھر جملہ اعمال و اعتقادات برکت توحید سے خود بخود رفتہ رفتہ اصلاح آ جائے گی اور آتی جاتی ہیں۔ پس اب جس کسی کو حضرت مرزا صاحب کی مجددیت کا انکار ہو تو اس کو چاہیئے کہ بمقابل مرزا صاحب دوسرا کوئی شخص کہ دعوی مجددیت شروع صدی کر رہا ہو۔ معہ ثبوت میں اور اسی ترتیب سے اس نے توحید اسلام کی اشاعت اور اعمال اخلاص اور احسان کی ہدایت کی ہو پیش کریں تاکہ ہم اس کی مجددیت اور ماموریت من اللہ کا موازنہ حضرت اقدس مرزا صاحب کے مجددیت اور ماموریت سے کریں اگر وہ اپنی ماموریت من اللہ اور مجددیت ایسی ہی نشانات اور براہین سے ثابت کر دیگا۔ تو ہم کو اس کے اتباع و قبول کرنے ذرا دریغ نہ ہوگا اور اگر کسی مجدد کو معہ جملہ نشانات کے نہ پیش کیا۔ تو ہمنے تصدیق پیشگوئی مخبر صادق اور آیات قرآن کے کر دی اور ہمارے مخالف نے ان سب کی تکذیب کر دی اور جملہ ادیان باطلہ کو موقع اعتراضات کا اسلام اور بانی اسلام پر اپنے ہاتھ سے دیدیا خوب اسلام ہے اور خوب اہل اسلام ہیں۔ دشمن دانا بہ از نادان دوست یہ دلیل ہے کہ جس کی وجہ سے ضرورت وقت کے لحاظ سے حضرت اقدس مرزا صاحب کو مجدد وقت اور مامور من اللہ ہونا قبول کیا ہے اور اس سلسلہ عالیہ احمدیہ کو حق مانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اسی عقیدہ پر ہمارا خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین ثم آمین

مکابر

اور اگر کوئی شخص بہ سبب عداوت اور عناد اور حق پوشی کے سر کے معنے کر کے بیان کرے یعنی صدی پچاس سال تک۔ شروع ہی صدی ہوتے ہی مرزا صاحب کا مجدد ہونا منحصر کچھ ضرور نہیں ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جبکہ مرزا صاحب کی تعلیم قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے ساتھ موافق ہے اور ہزاروں نشانات بھی اس کی تائید میں واقع ہو چکے۔ پس اب پچاس برس تک کسی مجدد کا انتظار کرنا بڑی حماقت ہے ہاں اگر ان کی تعلیم مخالف قرآن و حدیث ہوتی تو یہ عذر بے شک لائق پذیرائی ہوتا۔ جب مرزا صاحب کی تعلیم خلاف قرآن و احادیث صحیحہ نہیں ہے بلکہ موید کتاب و سنت ہے اور کوئی مخالف تعلیم مرزا صاحب پر صحیح اعتراض ہی نہیں کر سکتا ہاں صرف دعوی مسیحیت اور مہدویت پر اعتراض ہے مخالف۔ کہتے ہیں۔ کہ اگر مرزا صاحب یہ دعوی مسیحیت و مہدویت نہ کرتے۔ تو عام مسلمان مرزا صاحب کو مجدد وقت تسلیم کر لیتے مگر ان دعاوی نے ... مجدد قبول کر لینے سے ہم کو روک دیا اس کے جواب میں ہم مکابرین سے بعد ادب عرض کرتے ہیں۔ کہ اگر آپ مرزا صاحب کو مجدد وقت قبول کر لیں تو آپ کے اسلام میں تو نقصان آنے کا ہے نہیں جبکہ تمام انبیا وفات پا گئے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وفات پا جانا کونسا عجوبہ ہوا اور جبکہ تمام مامورین اللہ اسی طرح پر مبعوث ہوئے ہیں آسمان سے کوئی نہیں اترا۔ تو مرزا صاحب کا مبعوث ہونا ایسے وقت ضرورت میں کونسا عجوبہ ہوا صرف یہی نہ کہ بعض پیشگوئیاں کے معنے آپ کے نزدیک مرزا صاحب نے آپ کے مفروضات کے خلاف بیان کئے ہیں اور ایسا کچھ انبیاء کی بعثت میں ہمیشہ ہوا ہے۔ کچھ نماز روزہ حج و زکوۃ وغیرہ مسائل شرعیہ میں تو حضرت مرزا صاحب نے کوئی اجتہاد نہیں کیا اور یہ بھی نہیں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ حکم نازل ہونے سے رہ گیا تھا اور اب مجھ پر یہ حکم نازل ہوا ہے بلکہ وہی تعلیم ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو فرمائی ہے اس صورت میں نہ قبول کرنا مرزا صاحب کا بڑے مخاطرہ میں پڑنا ہے کیونکہ اگر نصف صدی تک انتظار کرنے میں ہم زندہ نہ رہے اور خاتمہ ہمارا مرزا صاحب کی مخالفت میں ہوا اور دوسرا کوئی مجدد یا مسیح یا مہدی نہ آیا تو مکذبین آیات قرآنی مکذبین پیشگوئیہا رسول کریم میں ہم محشور ہوں گے۔ اور اگر بفرض محال کوئی دوسرا بھی مجدد آ گیا تو اس مجدد کے بھی مصدق ہو گئے اور ہم کو بھی قبول کر لیں گے اور مصدقین پیشگوئیاں قرآنی پیشگوئیاں رسول کریم میں داخل ہو جاویں گے ہمارے ایمان و اسلام میں ... کوئی نقصان نہ آیا اور جب آئے گا کیونکہ تعلیم تو مرزا صاحب کی بھی موافق قرآن و حدیث کے ہی ہے اور نشانات الٰہیہ نے اس تعلیم کو ایسا مستحکم کر دیا ہے کہ اس میں اب کسی طرح کا ضعف باقی نہیں رہا اگر بفرض محال اس آنیوالے مجدد کی تعلیم کہ جس کا انتظار ہمارے حضرات مخالفین کر رہے ہیں موافق قرآن و حدیث کے حق ہوگی نہ مرزا صاحب کے قبول کرنے میں کچھ نقصان ایمان کا ہوا ہے اور نہ آئندہ اسکے مجدد کے مان لینے میں بفرض محال کچھ نقصان ایمان کا ہوگا صرف اس وقت کے مجدد کے نہ قبول کرنے میں مکذبین پیشگوئیاں قرآنی و رسول کریم میں ہم محشور ہوں گے۔ اللھم احشرنا فی زمرۃ المصدقین و احفظنا عن زمرۃ المکذبین آمین ثم آمین یا ارحم الراحمین (قاضی آل محمد)